جزء ہے ۔

اس بحث سے قطع نظر! لائق مصنف نے جو کچھ لکھا ہے، بہت غور و فکر کے بعد سوچ سمجھ کر نہایت معقول اور مدلل لکھا ہے اور اس بنا پر کتاب بڑی فکر انگیز اور لائق مطالعہ ہے، مصنف کی سلامتِ طبع سے توقع ہے کہ مذہب اور کلچر کے بارہ میں انھوں نے مذکورہ بالا جو خیالات ظاہر کئے ہیں اگر وہ خود سنجیدگی کے ساتھ اُن پر نظر ثانی کریں گے تو اُن سے رجوع کر لیں گے ۔ قومی کلچر کے موضوع پر بحیثیت مجموعی ایسی ٹھوس جامع اور شگفتہ کوئی کتاب اردو میں اب تک ہماری نظر سے نہیں گذری ۔

حیات امداد - از پروفیسر محمد انوار الحسن انور ۔ تقطیع کلاں، کتابت و طباعت بہتر ۔ ضخامت ۱۷۶ صفحات ۔ قیمت مجلد درج نہیں ۔ پتہ :۔ شعبۂ تصنیف و تالیف مدرسۂ عربیہ اسلامیہ نیو ٹاؤن ۔ کراچی ۔ ۵

حضرت حاجی امداد اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سرخیل اکابرِ علمائے دیوبند تھے ۔ آپ کے فیضِ تعلیم و تربیت سے عرب و عجم دونوں یکساں طور پر مستفید ہوئے اور آج تک وہ فیض جاری ہے ۔ قدیم اکابر صوفیا کی طرح حضرت حاجی صاحب ایک صاحبِ وجد و حال بزرگ ہونے کے ساتھ اونچے درجے کے شاعر اور مصنف بھی تھے ۔ اس کتاب میں جو ایک زیر تجویز ضخیم کتاب "مشاہیرِ دیوبند" کے سلسلہ کی پہلی کڑی ہے فاضل مصنف نے جو خود اکابرِ علمائے و مشائخِ دیوبند کے صحبت یافتہ ہیں حضرت موصوف کے حالات و سوانح، اخلاقی عادات، اوصاف و کمالات بیان کئے ہیں ۔ شعر و شاعری کے طویل اقتباسات نقل کرکے اُن پر تبصرہ کیا اور آپ کے خطوط اور بعض نثر کی تالیفات کی روشنی میں آپ کا ادبی مقام متعین کیا ہے اول تو حاجی صاحب جیسے بزرگ کے ایمان افروز احوال و واقعاتِ زندگی اور پھر مصنف کا شگفتہ و دلنشین طرزِ نگارش! اس بنا پر کتاب بڑی مؤثر اور سبق آموز ہوگئی ہے ۔ ضمناً حافظ محمد ضامن صاحب شہید اور مولانا شیخ محمد محدث تھانوی کا تذکرہ بھی آگیا ہے جس نے کتاب کو چار چاند لگادیے ہیں ۔ شروع میں دارالعلوم دیوبند کی تاریخ اور اس کے منتسبین کے علمی و تصنیفی کارناموں کا معلومات افزا تذکرہ ہے ۔ اس سلسلہ میں افسوس ہے کہ لائق مولف ایک جگہ مولانا شبیر احمد عثمانی اور مولانا سید حسین احمد مدنی کے سیاسی افکار و نظریات

(باقی صـ ۲۳۶ پر)